https://ataunnabi.blogspot.com/

وہابی مذہب

وہابیوں کے مختصر عقائد و مسائل کا مجموعہ

تصنیفِ لطیف

شیخ الحدیث و القرآن حضرت علامہ فیض احمد صاحب اویسی مدظلہ العالی

مکتبہ اویسیہ رضویہ ملتان روڈ بہاولپور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned with CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعتذار

ہم دلی افسوس کا اظہار اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ شیخ الحدیث والقرآن حضرت علامۃ الدہر فقیہ العصر پیرِ طریقت عارفِ شریعت حضرت مولانا محمد فیض احمد صاحب اویسی دامت برکاتہم نے اپنی بے انتہا مصروفیات کے باوجود گذشتہ سال بہت عرق ریزی اور شبانہ روز محنت سے یہ انتہائی معلومات افزا قیمتی رسالہ مرتب فرمایا اور کتابت ہو جانے کے باوجود ہم اسے شائع کرنے کی سعادت سے محروم رہے۔ جس سے یقیناً حضرت علاّمہ کو بھی رنج پہنچا۔ بہرحال اس تاخیر پر قلبی معذرت کے ساتھ یہ تحفہ پیشِ قارئین ہے۔

والعذر عند الکرام مقبول

عاجز محمد دلاور حسین اویسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

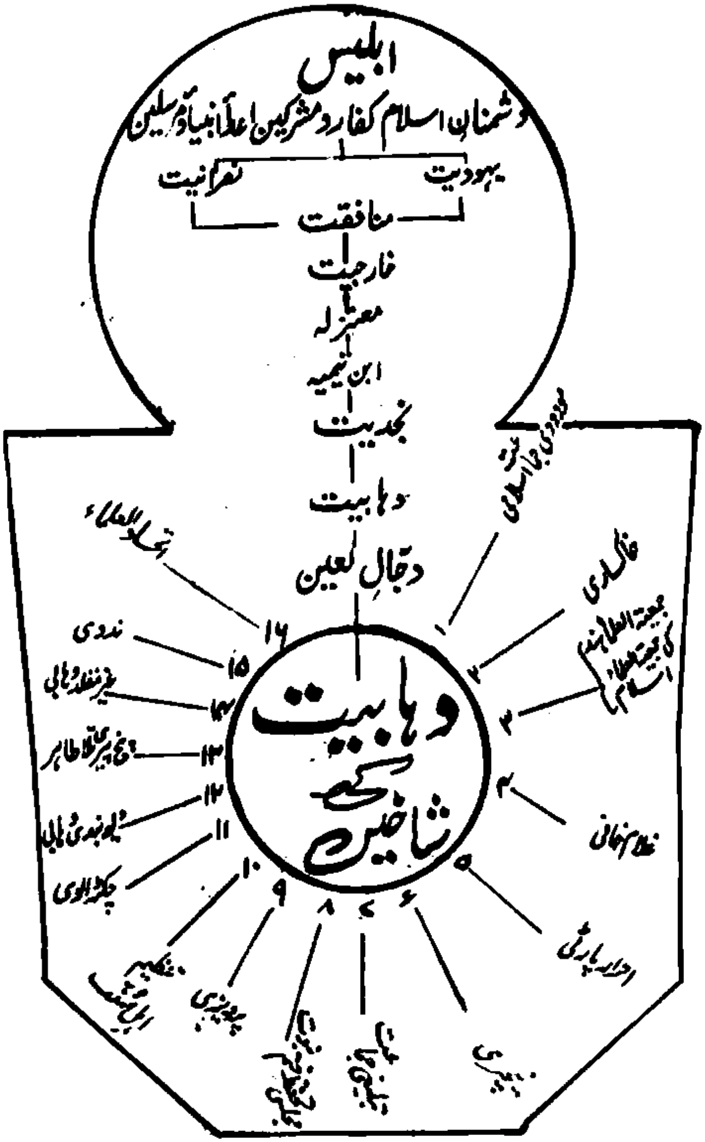

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْن۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الطَّاہِرِیْنَ وَعَلٰی اَوْلِیَاءِ مِلَّتِہٖ الْکَامِلِیْنَ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِہٖ الصَّالِحِیْنَ۔

اَمَّا بَعْد چند سالوں سے غیر مقلدین چند فروعی مسائل پر اہلسنت کو چیلنج در چیلنج اور سائرہ العامی اشتہارات سے پریشان کر رہے ہیں۔ بارہا ان مسائل پر ہم انہیں دندان شکن جواب دے چکے ہیں۔ لیکن مثلاً آں باشد کہ چپ نشود۔ کی وضع بیماری سے بیچارے مجبور ہیں۔ ہماری عادت ہے کہ ہم کسی کو خود مزاحم ہوتے نہیں لیکن جب گلے پڑ جائے تو پھر ہم چھوڑتے نہیں۔ فقیر کے ہاں پاکستان کے ہر کونے سے غیر مقلدین کے اشتہارات اور پمفلٹ کے بنڈل موصول ہوئے اور ان میں جوابات کے تقاضے درج تھے بوجہ عدیم الفرصتی چند ماہ خاموش رہا لیکن بعد کو ان کے خطوط اور پیغامات نے مجبور کر دیا عزیزم فاضل محترم مولانا محمد دلاور چشتی اویسی کو جزاہ اللہ۔ خدا بھلا کرے کہ انہوں نے ان کے متعلق کچھ لکھنے کے بعد اشاعت کا بوجھ اٹھایا۔ فی الحال یہ چند سطور اس جماعت کی تعارفی تقریب ہے۔ اگر ان سطور سے ان کا گھر پورا ہو گیا تو الحمد للہ ورنہ پھر ایک ضخیم کتاب فقیر نے پہلے تیار کر رکھی ہے بنام شعر بے بہار۔ منظر عام پر آئیگی۔ انشاء اللہ

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

(اویسی۔ رضوی غفرلہٗ بہاولپور۔ ۲ شعبان ۱۴۰۵۔ پاکستان)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مقدمہ

تعارف وہابی۔

حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحبؒ۔ بیعت چشتیاں گولڑہ رضہ بازار ۱۹۹۸ کے بعد ا۔ب۔ج میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

مولوی محمد عبید اللہ خانصاحب ولد آں المجددی النقشبندی اپنی کتاب "دقہ وہابی" میں لکھتے ہیں: "مورخ بطرون جغرافیہ موسومیہ مطبوعہ مصر کی تیسری جلد مصریہ رفاعہ بک ناظر مدرسۃ الالسن میں لکھتا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب کے متعلق تمام عرب میں اور بالخصوص یمن میں یہ قصہ مشہور ہے کہ ایک شخص غریب الحال سلیمان نامی جو چرواہا تھا اس نے خواب میں دیکھا کہ آگ کا ایک شعلہ اس کے بدن سے جدا ہو کر زمین میں پھیل گیا اور جو اس کے سامنے آتا ہے اس کو جلا دیتا ہے یہ خواب اس نے معبرین سے بیان کیا جو ایسے خوابوں کی تعبیر جانتے تھے۔ انہوں نے اس خواب کی تعبیر یہ دی کہ اس کی اولاد میں ایک لڑکا ایسا ہوگا۔ جو بڑی طاقت اور دولت پا دیگا۔ آخرکار اس خواب کا تحقق سلیمان کے پوتے محمد بن عبدالوہاب کے وجود سے ہو گیا یعنی اس نے ۹۶ سال کی عمر پائی اور ابتداً گو اس نے شیخ محمد سلیمان کردی شافعی اور شیخ حیات سندھی حنفی رحمۃ اللہ علیہما سے علم حاصل کیا لیکن یہ ہر دو بزرگ اپنے نور فراست سے کہا کرتے تھے کہ یہ (محمد بن عبدالوہاب) گمراہ ہوگا اور بظاہر اس کا شغل بھی اسی قسم کا تھا کہ اکثر مسیلمہ کذاب اور اسود العنسی اور طلیحہ اسدی وغیرہم کے حالات کا مطالعہ کیا کرتا۔ جنہوں نے اس کے قبل نبوت کا دعویٰ کیا اور خدا کی قدرت ہے اس کو بھی ہر طرح سے کچھ علم و فن میں آگاہی

لہ حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اس تحریر پر وہابیوں نے ان کو بیتھ

شہرت ملی اور اسی واسطے علماء وقت کی وہ وقعت نے اس کو جواب دینے کی قدرت نہ دی جب کہ سنہ ۱۱۴۳ھ میں اس نے علمائے مدینہ طیبہ سے مقابلہ کرنا چاہا۔ بطرون لکھتا ہے کہ یہ شخص بوجہ اپنے دادا کے خواب کے لوگوں کی نظروں میں محترم رہا اور اپنے عقائد کے ظاہر کرنے سے اول اس نے اپنا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل سے ہونا ظاہر کیا اور کہا کہ اس کا نام بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کا مثل محمد ہے۔ گویا آنحضرتؐ کے ہمنام ہونے کا شرف رکھتا ہے۔ پھر اس نے چند اصول اعتقاد مرتب کئے کہ فقط قرآن کریم کی اتباع واجب ہے نہ ان فروعات کی جو اس سے مستنبط ہیں اور محمد اگرچہ اللہ کا رسول اللہ دوست ہے لیکن ان کی مدح اور تعظیم کرنا لائق [illegible] کیونکہ مدح و تعظیم صرف خدائے قدیم کے لیے شایاں ہے۔ لہٰذا کسی غیر کی مدح اور تعظیم من قبیل شرک ہے اور چونکہ لوگوں کا ایسا شرک کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آیا۔ لہٰذا اس نے مجھے اپنی طرف سے بھیجا ہے تاکہ میں ان کو سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کروں۔ پس جو کوئی مجھے قبول کرے گا وہ دوستوں میں سے ہے۔ اور جو کوئی میرا حکم نہ مانے گا وہ عذاب کا مستحق ہے اور اس کا قتل بلا شبہ واجب ہے۔

پھر مورخ بطرون لکھتا ہے کہ یہ عقیدہ محمد بن عبدالوہاب نے پہلے پہل پوشیدہ ظاہر کیا اور چند لوگ اس کے متعلق ہو گئے۔ اور پھر ملک شام کی طرف چلا گیا لیکن وہاں اس کی کچھ بن نہ آئی اور آخرکار تین برس کے بعد جدہ عرب کی طرف واپس آیا اور مدینہ منورہ میں سنہ ۱۱۴۳ھ میں گیا لیکن وہاں کے علماء نے اسوقت اس کی خبر لی بالآخر سنہ ۱۱۵۰ھ میں نجد کے اطراف بڑی ملک میں اس کا فسوں اثر کر گیا۔ اور اسی اثناء میں ایک شخص ابن مسعود مسمی بہ اسم محمد جو قبیلہ نجد کا ایک مشہور پیرزادہ تھا اور جس کے عرب کے کئی قبائل اس کے خاندانی مرید اور مطیع تھے اس نے اپنی ایک مخفی آرزو کے لالچ سے کہ اس کی حکومت عامہ نہ بصورت ریاست کسی طرح سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بڑھے۔ اور اس نے اس مشہور خواب کے لحاظ سے کہ گویا محمد بن عبد الوہاب بن سلیمان کا جلوہ چل جائیگا اور اس کے مذہب کی تائید سے اس کا دلی ارادہ پورا ہو نکلے گا۔ اس نے محمد بن عبد الوہاب کا مذہب قبول کر لیا۔ اور اس کے سارے مرید آبائی بھی اس کے ساتھ ہو لیے اور اس نے مذہب وہابیہ کو اس قدر تقویت دی کہ اطراف واکناف کے اعراب اور بدوی آبادی بھی اس کے مطیع ہو گئے۔ حتیٰ کہ ایک ریاست کی صورت نمایاں ہو گئی اور محمد بن عبد الوہاب ان کا امام قرار پایا اور ابن مسعود اس کے لشکر کا سپہ سالار مقرر ہوا اور مدینہ درعیہ انہوں نے اپنا دار السلطنت معین کیا اور رفتہ رفتہ ایک لاکھ بیس ہزار کی فوج باقاعدہ مرتب کر کے اپنے ملک و دولت کی توسیع میں ساعی ہوا مگر حیات نے وفا نہ کی اور وہ اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہوا حتیٰ کہ ابن مسعود کا بیٹا عبد العزیز اس کا جانشین ہوا جو کہ شجاعت و ہمت میں اپنے باپ سے بڑھ کر نکلا اور محمد بن عبد الوہاب کے اعتقاد اور ارادہ کے مطابق دعوت دین وہابیہ بزور شمشیر شروع کر دی پس جب عرب کے کسی قبیلہ کو اپنا مطیع بنانا چاہتا تو اولاً کسی ایک کو اس کی تفہیم کے لیے بھیجتا تا کہ وہ اس کے اعتقاد کے مطابق تفسیر و تاویل قرآن کو مانے۔ پس اگر وہ اس کا اعتقاد قبول کر لیتا تو اس کو امن دے دیتا ورنہ اس کی بیخ و بنیاد کو اکھیڑ کر اس کے تمام اموال و مویشی غارت کر دیتا۔ لیکن بچوں اور عورتوں کا تعرض نہیں کرتا تھا اور مطیع قبیلوں سے ہر قسم کے اموال اور نقود میں سے عشر لیتا تھا۔ چنانچہ رفتہ رفتہ وہابیہ کی طاقت بحر احمر اور بحر فارس اور دمشق اور حلب اور بغداد کے اطراف تک دور تک پھیل گئی حتیٰ کہ عبد العزیز مسعود کے مرنے کے بعد بتاریخ ۸ محرم ۱۲۱۸ھ مسعود بن عبد العزیز ایک لشکر کثیر لے کر کعبۃ اللہ پر حملہ آور ہوا اور خاص خانہ کعبہ میں خونریزی کی جس کی شان بقول قرآن ہے۔ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔ لیکن اس نے امن کو غیر امن بنا دیا۔

اور حدود حرم جس میں جنگلی بھیڑیا بھی قدرتی ادب کے لحاظ سے ہرن کا تعاقب بحدود داخل ہونے کے چھوڑ دیتا ہے۔ اس وہابی بھیڑیئے کے پنجے سے حرم حل ہو گیا اور چاروں طرف جلا دیئے گئے اور سب قبے گرا دیئے گئے اور ان میں بول و براز کر کے تحقیر کی گئی اور اس حرم کے پہلے ہفتے میں اس نے ایک رسالہ ابن عبد الوہاب کا اہل مکہ کی طرف بطور حجت و دعوت بھیجا جس کی اصل عبارت کا ایک جملہ نقل کیا جاتا ہے تا کہ اس کے دیکھنے سے مشتے نمونہ خروارے جرأت کا اعتبار ہو۔ چنانچہ لکھا۔ فَمَنِ اعْتَقَدَ اَنَّهٗ اِذَا ذُكِرَ اسْمُ نَبِيٍّ فَيَطَّلِعُ هُوَ عَلَيْهِ صَارَ مُشْرِكًا وَهٰذَا الْاِعْتِقَادُ شِرْكٌ سَوَاءٌ كَانَ مَعَ نَبِيٍّ اَوْ وَلِيٍّ اَوْ مَلَكٍ اَوْ جِنِّيٍّ اَوْ صَنَمٍ اَوْ وَثَنٍ وَسَوَاءٌ كَانَ يَعْتَقِدُ حُصُوْلَهٗ بِذَاتِهٖ بِاَعْلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِاَيِّ طَرِيْقٍ كَانَ نَعِيْدُ مُشْرِكًا سَوَاءٌ اَنْتَ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ اللَّاتَ وَالسُّوَاعَ وَالْعُزّٰى وَاَمَّا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَعَبْدَ الْقَادِرِ وَمَنْ تَعَرَّضَ فِيْ حَاجَتِهٖ يَا اللّٰهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ وَاِنِ اعْتَقَدَ غَيْرَ الْمُتَصَرِّفِ فِي الْاِعْتِقَادِ مُشْرِكٌ وَكَذٰلِكَ قَلَّدُوْهُ فِيْ ذٰلِكَ شَيْخُنَا تَقِيُّ الدِّيْنِ ابْنُ تَيْمِيَّةَ وَقَدْ ثَبَتَ اَنَّ السَّفَرَ اِلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ وَمَشَاهِدِهٖ وَمَسَاجِدِهٖ وَاٰثَارِهٖ وَقَبْرِ اَيِّ نَبِيٍّ اَوْ وَلِيٍّ وَسَائِرِ الْاَوْ شِرْكٌ اَكْبَرُ۔ یعنی جو کوئی یہ اعتقاد رکھے کہ نبی کا نام لینے سے نبی اس پر مطلع ہو جاتا ہے تو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ پھر یہ اعتقاد خواہ کسی نبی کے ساتھ ہو یا ولی یا فرشتہ یا جن بھوت یا صنم یا بت کے ساتھ ہو پھر خواہ یہ اعتقاد کرے کہ اس کا علم اس نبی وغیرہ کو بذاتہ حاصل ہے۔ یا اللہ تعالیٰ کے اعلام سے۔ الغرض جس طریق سے یہ اعتقاد ہو مشرک ہو جاتا ہے اور جو کوئی نبی وغیرہ کو اپنا ولی اور شفیع ہونا اعتقاد کرتا ہے تو وہ اور ابوجہل در باب شرک میں برابر ہیں۔ پہلے بت لات اور سواع اور عزیٰ تھے لیکن پچھلے بت محمد علی اور عبد القادر ہیں جو شخص اپنی حاجت کے وقت یا اللہ نہیں کہتا اور یا محمد کہتا ہے۔ اگرچہ اس کو ایک بندہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عاجز سب باتوں میں اعتقاد کرتا ہے تو بھی مشرک ہو جاتا ہے۔ اور سمجھے اس میں ہمارا شیخ تقی الدین ابن تیمیہ بس ہے۔ اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ محمد کی قبر اور مشاہد اور مساجد اور آثار کی طرف یا کسی دوسرے نبی یا ولی یا اور بتوں کی طرف سفر کرکے جانا شرک اکبر ہے ۔

پس مکہ کو غارت کرکے اس نے سنہ ۱۲۰۴ھ میں مدینہ منورہ پر چڑھائی کی اور ایسا تاراج کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کو توڑ کر خزائن بیشمار جو کہا جاتا ہے کہ ساٹھ اونٹوں پر لاد کر لے گیا۔ چنانچہ عبداللہ بن مسعود بن عبدالعزیز نے جبکہ وہ محمد علی پاشا خدیو مصر کے سامنے گرفتار کرکے لایا گیا تو اس کے پاس سے ایک صندوق ملا جس میں سے تین سو دانے آبدار کلاں اور کئی دانے زمرد کلاں کے نکلے اور اقرار کیا کہ یہ صندوق بھی حجرۂ نبویہ میں سے اس کے والد مسعود نے نکالا تھا۔ پس مسعود نے فقط اسی قدر پر اکتفا نہ کی بلکہ قبہ مولد مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکر الصدیق اور علی ابن ابی طالب اور خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قبے بھی گرا دیئے۔ اس خیال سے کہ یہ بھی اصنام ہیں اور روضۂ رسول کریم کے گنبد پر چڑھ کر جب گرانے لگا تو عجب قدرتِ حق ظاہر ہوئی کہ سارے وہاں سرنگوں ہو کر مر گئے۔ اور اسی اثناء میں آگ کا ایک شعلہ ایسا نکلا جس نے بہتوں کو جلا دیا اور اسی طرح ایک اژدہا حضرت موسیٰ کے اژدھا کی طرح نکلا جس نے قوم فرعون کی طرح افواج وہابیہ کا تعاقب کیا اور اتنے میں بحکم سلطان المعظم محمد علی پاشا خدیو مصر مقرر ہوا اور اس کا بیٹا طوسون جس کے ساتھ سید طحاوی محشی در مختار بھی مصر آئے تھے بحکم والد خود ایک لشکر عظیم کے ساتھ مدینہ کے دروازے پر وہابیہ کی بیخکنی کے لیئے آپہنچا! اسوقت عثمان مضائفی سپہ سالار وہابیہ نے مدینہ کے دروازے بند کر لیے لیکن طوسون نے زمین کے نیچے سے سرنگ لگائی اور اتفاق سے دیوار کا ایک حصہ گر گیا اور طوسون نے اندر گھس

کر نجدیوں پر قیامت برپا کردی اور معتمد وہابیوں کے کان کتر دیئے اور مدینہ منورہ سنہ ۱۲۲۶ھ میں وہابیوں کے وجود سے پاک ہو گیا اور سنہ ۱۲۲۸ھ میں عثمان مضائفی بھی گرفتار ہو کر قسطنطنیہ میں قتل کیا گیا۔ لیکن سنہ ۱۲۲۹ھ میں مسعود کے فوت ہونے کے ساتھ ہی اس کا بیٹا عبداللہ بن مسعود اس کا جانشین ہوا۔ اور آخر کار وہ بھی حرب کثیر کے بعد محمد علی پاشا خدیو مصر کے دوسرے فرزند ابراہیم پاشا کے ہاتھوں ذیقعدہ سنہ ۱۲۳۳ھ میں مدینہ درعیہ پایۂ تخت وہابیاں فتح ہو کر گرفتار ہو گیا اور بتاریخ ۲۹ محرم سنہ ۱۲۳۴ھ قسطنطنیہ میں باب ہمایوں پر قتل کیا گیا اور وہابیوں کی قوت اور دولت کا خاتمہ ہوا اور اس فرقہ کے لوگوں کو پوری پوری سزائیں بطور تعزیر دی گئیں یعنی مقید کئے گئے اور کان کتر دیئے گئے اور امن وامان قائم ہوا اور پھر از سر نو مکہ اور مدینہ میں چاروں مصلے قائم ہوئے اور ملک عرب اس ناپاک فرقہ سے پاک ہو گیا۔ وہابی نامہ میں ہے کہ عرب میں اس فرقہ کی اتنی طویل میعاد ہونے کا باعث یہی ہے کہ ابتداءً غفلت ہوئی اور مکہ اور مصر کے پاشا جلد جلد فوت ہوتے رہے اور ان کے تغیر و تبدل سے انتظام ٹھیک نہ ہوا اور یہ فرقہ زور پکڑتا گیا۔

ان دونوں کی عبارات منقولہ بالا سے ناظرین بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ محمد بن عبدالوہاب نے کیا کچھ کیا اور وہ اپنے آپ کو کیا کچھ سمجھا اور کس وجہ سے یہ فرقہ وہابیہ دائرہ اہلسنت و جماعت سے خارج سمجھا گیا چنانچہ علامہ شامی نے اس فرقہ کو باغی خارجی قرار دیا ہے۔

كَمَا وَقَعَ فِي زَمَانِنَا فِي اتْبَاعِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ نَجْدٍ وَتَغَلَّبُوْا عَلَى الْحَرَمَيْنِ وَكَانُوْا يَنْتَحِلُوْنَ مَذْهَبَ الْحَنَابِلَةِ لٰكِنَّهُمْ اعْتَقَدُوْا اَنَّهُمْ هُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَنَّ مَنْ خَالَفَ اعْتِقَادَهُمْ مُشْرِكُوْنَ وَاسْتَبَاحُوْا بِذٰلِكَ قَتْلَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَقَتْلَ عُلَمَائِهِمْ حَتّٰى كَسَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى شَوْكَتَهُمْ وَخَرَبَ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِلَادَهُمْ وَظَفِرَ بِهِمْ عَسَاكِرُ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى ثَمَانٍ وَثَلٰثِيْنَ وَمِائَتَيْنِ

وَاَلْفٍ انتھی — (شامی طبع مصر جلد ۳ ص ۳۰۹)

عبارت شامی کا خلاصہ چنانچہ ہمارے زمانہ میں عبدالوہاب کے تابعین میں واقع ہوا۔ عبدالوہاب کے گروہ نے نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر جابرانہ قبضہ کیا اور یہ لوگ اپنے آپ کو حنبلی المذہب کہوتے تھے لیکن دراصل اپنے گروہ کے بغیر سب مسلمانوں کو مشرک سمجھتے تھے۔ لہٰذا اہلسنت وجماعت اور ان کے علماء کا قتل کرنا مباح جانتے تھے۔ جس کا انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ۱۲۳۳ھ میں اہلسنت کو نصرت فرمائی اور فرقہ وہابیہ کو شکست دی اور رسوا کیا اور دیگر اہل السنت وجماعت نے بھی وقتاً فوقتاً عقائد وہابیہ کی تردید میں رسائل شائع کئے ہیں (مثلاً) الدرر السنیہ فی رد الوہابیہ علامہ مرزینی دحلان مفتی بیت اللہ الحرام وغیرہ) جن میں اس فرقہ کو بوجہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں سخت تحقیر و گستاخی کرنے کے کافر کہا ہے۔

معجزہ صلی اللہ علیہ وسلم حضور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس فرقہ ضالہ کی پیدائش کی نسبت ۱۳ سو سال سے پیشتر پیشگوئی فرما دی ہے جیسا کہ مشکوٰۃ شریف جلد اخیر باب ذکر الیمن فصل اول حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے۔

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْ نَجْدِنَا فَاَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ رواہ البخاری۔

خلاصہ یہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملک شام ویمن کی خاطر دو بار دعا مانگی کہ یا اللہ ہمارے

ان ملکوں میں برکت دے اور بعض اصحاب نے یہ عرض کی کہ یارسول اللہ ملک نجد کی خاطر بھی دعا فرمایئے آپ نے فرمایا اس جگہ زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔

(ف) اس حدیث شریف کے مطابق جو آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش گوئی فرمائی محمد پیدا ہوگی۔ (تفصیل فقیر کی کتاب "ابلیس تا دیوبند" میں ہے۔

(نوٹ) ہمارے ملک پاک و ہند کے غیر مقلد وہابی اسی نجدی باغی کی دم ہیں۔ ان کے عقائد و مسائل ملاحظہ ہوں۔

عقائد نامہ باب اوّل

۱۔ جھوٹ بولنا تحت قدرت باری تعالیٰ ہے (صیانۃ الانسان ص۲ براہین قاطعہ دیوبند وغیرہ)

۲۔ اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہے۔ کرسی پر پاؤں رکھے ہوئے ہے اور کرسی اللہ کے بوجھ سے چرچر کرتی ہے۔ (قرآن مجید مترجم از وحید الزمان تحت آیۃ الکرسی)

۳۔ خداوند کریم کے اوصاف حادث ہیں۔ اقامۃ البرہان عبدالاحد خانپوری۔ اور ایک قسم کا خدا کا علم بھی حادث ہے جس کو علم تفصیل بھی کہتے ہیں (ازالۃ العیب ص)

۴۔ خداوند کریم آسمان زمین بنانے سے پہلے ہوا کے درمیان رہتا تھا۔ (نماسئے قدیر یہ ص ترجمہ اردو مطبوعہ)

۵۔ رسول کیونکہ اس میں الف لام عہد خارجی کا ہے۔ (نصر المؤمنین صفحہ ۱۳۲ مولفہ صدیق حسن خان بھوپالی)

۶۔ تمام انبیاء تبلیغ احکام میں معصوم نہیں ہیں (کتاب رد تقلید بکتاب المجید صفحہ ۱۲ مطبوعہ صدیقی بار اول مولفہ صدیق حسن خان۔ یعنی کبھی احکام دین کے پہنچانے میں بھول بھی جاتے ہیں)

۷۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پیدائشی تاریکی اور وفات

(الجرح علی ابی حنیفہ مولفہ سعد بنارسی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۸ - نبی علیہ السلام کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنی چاہیے (تقویۃ الایمان صفحہ ۵۸)

۹ - ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہیں (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۴)

۱۰ - چار اماموں کے مقلد اور چار طریقوں کے متبع شافعی، مالکی، حنفی، حنبلی، قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی سب (ظفر المبین باہتمام اہلسنت)

۱۱ - آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حیات النبی نہیں ہیں بلکہ (تقویۃ الایمان)

۱۲ - ان السفر الی قبر محمد و مشاہدہ و مساجدہ و آثاره و قبر نبی او ولی وسائر الاوثان وغيرها شرك اكبر

ترجمہ - بیشک سفر کرنا آنحضور کی قبر کی طرف اور ان کے مشاہد اور مساجد و آثار کی طرف یا کسی اور نبی و ولی کی قبر کی طرف یا باقی اوثان کی طرف سب شرک ہے۔

کتاب التوحید صفحہ ۱۳۳ - مؤلفہ محمد بن عبدالوہاب

۱۳ - آنحضور علیہ السلام کا مقبرہ سفر کرکے دیکھنا ایسا گناہ ہے۔

(کتاب التوحید صفحہ ۶۲، ۱۱۴ - تصنیف محمد بن عبدالوہاب)

۱۴ - نبی علیہ السلام کو علم غیب خدا کا دیا ہوا ماننا بھی برا ہے۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۲۰/۲۱ وکتاب التوحید

۱۵ - علم کتب فقہ کے بنانے والے اور پڑھنے والے سب کافر اور بے ایمان۔

۱۶ - آنحضور علیہ السلام کی ذات کا نماز میں خیال آنا بیل اور گدھے۔

۱۷ - آنحضور علیہ السلام کا روضہ منورہ قابل گرانا۔

۱۸ - عصا هذه خير من محمد لانها ينتفع بها في قتل الحية ونحوها

میری یہ لاٹھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر ہے۔ کیونکہ اس سے سانپ کے مارنے میں نفع پایا جاتا ہے اور محمد ... باقی نہیں رہا ان میں نفع (کتاب ارغم البراہین)

۱۹ - انبیاء و اولیاء ناکارہ ہیں (تقویۃ الایمان صفحہ ۲۰)

۲۰ - سب انبیاء و اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ تقویۃ الایمان

۲۱ - انبیاء و اولیاء کچھ قدرت نہیں رکھتے اور ناکارہ محض ہیں۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۲۲ صفحہ ۲۹

۲۲ - نبی علیہ السلام کی نظیر اور نبی بھی پیدا ہونا ممکن ہے اور یا رسول اللہ کہنا شرک ہے (تقویۃ الایمان صفحہ ۲۱، ۲۲ وکتاب التوحید)

۲۳ - نبی علیہ السلام کے علم غیب کی کیا خصوصیت ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بکر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے بھی حاصل ہے اور نفس سے ثابت نہیں۔

(حفظ الایمان اشرف علی صفحہ ۷)

۲۴ - نبی علیہ السلام کا علم ملک الموت و شیطان سے کم ہے اور جو عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کو ملک الموت اور شیطان سے زیادہ تھا اور نص سے ثابت ہے شرک ہے۔

(براہین قاطعہ صفحہ)

۲۵ - اجماع امت جس کی سند ہم کو معلوم نہ ہو حجت شرعی۔ معیار الحق صفحہ ۱۳۱ مطبوعہ ۱۹۵

۲۶ - قیاس مجتہد قابل اعتبار نہیں (معیار الحق صفحہ ۹۵ مولوی نذیر حسین)۔

۲۷ - چار مصلے جو کعبۃ اللہ میں مقرر کیے ہوئے ہیں مذموم ہیں (سبیل الرشاد صفحہ ۲۴)

۲۸ - کتب فقہ متداولہ جن کے پڑھنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے ان کو جلا دینا چاہیے۔ (بوکے حنفیین)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۹۔ خدا کو ہر جگہ ماننا باطل عقیدہ اور بدعت ہے (فتاویٰ ثنائیہ ص ۲۰۲/۱ ، ایضاً ۶)

۳۰۔ (قرآن کا) جو شخص (ادب) کرے بہت اچھا ہے ورنہ مواخذہ نہیں (فتاویٰ ثنائیہ ص ۳۵/۱)

(اویسی) یہی وجہ ہے کہ نجدی وہابی قرآن مجید غلاف کے بغیر رکھتے ہیں اور زمین پر جگہ چھوڑ دیتے ہیں۔ پاؤں پھیلائے ہوئے بیٹھتے ہیں۔ اینٹ کی طرح پاؤں سے اپنی جگہ قرآن مجید کو ہٹاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

۳۱۔ قرآن مجید کو بوسہ دینا اور اس کے لئے کھڑے ہو جانا ہر دو فعل ثابت نہیں (فتاویٰ ثنائیہ ص ۱۲۰/۲ الف)

۳۲۔ قبلہ رخ پاؤں کر کے سونا درست ہے (فتاویٰ ثنائیہ ص ۱۵۱/۱)

(اویسی) یہی وجہ ہے کہ نجدی اور وہابی قبلہ رخ پاؤں پھیلا کر سوتے ہیں۔

۳۳۔ حیض و نفاس میں عورتیں درود وغیرہ پڑھ سکتی ہیں وغیرہ وغیرہ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۱۵۲/۱ از ثناء اللہ امرتسری)

۳۴۔ وظیفہ یا اللہ یا محمد رسول اللہ ثابت نہیں (فتاویٰ نذیریہ ص ۱/...)

۳۵۔ مجالس میلاد، ایسی مجلسیں شریعت محمدیہ میں رسوم شرکیہ و بدعیہ ہیں۔ ایسی مجلسوں میں اشعار و غزلیات وغیرہ پڑھنا و سننا دونوں حرام ہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۹۲/۱)

۳۶۔ درود تاج و درود لکھی خلاف شرع ہیں ان سے بچنا ضروری ہے (فتاویٰ ثنائیہ ص ۲۹۰)

۳۷۔ قبہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو بنایا گیا ہے۔ یہ حقیقۃً بہت بڑی جہالت ہے (تنبیہ الضالین ص ۲۶)

۳۸۔ قبور پر جو قبے بنائے گئے ہیں وہ بھی بطور ایک بت کے ہیں (تحفہ وہابیہ اسماعیل غزنوی ص ۴۹)

۳۹۔ حضور علیہ السلام کے روضہ مبارک کی نہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کرے اس ضمن میں دوسرا کام بھی ہو جائے تو جائز ہے (فتاویٰ ثنائیہ ص ۳۸۲/۱)

۴۰۔ جو یوں کہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں۔ وہ شخص مشرک ہو گا اور ان کا خون مباح ہو گا ایسے لوگوں کو ہم کافر کہتے ہیں (تحفہ وہابیہ ص ۳۸)

۲۱۔ درود شریف میں سیدنا و مولانا ایزاد کرنا قطعاً ثابت نہیں (فتاویٰ ستاریہ ص ۹۰/۳)

• وہابیوں کے تفصیلی عقائد و مسائل فقیر کی کتاب "وہابی مذہب بے حجاب ہے" میں دیکھئے۔

وہابیوں کے دلچسپ مسائل

۱۔ منی ہر چند پاک است (عرف الجادی ص ۱۰) منی ہر صورت پاک ہے۔ فقہ محمدی کلاں ص ۴۱ فتاویٰ نذیریہ ص ۱۹۷/۱ الروضۃ الندیہ ص ۱۳۔

۲۔ کتا وغیرہ کنوئیں میں گر جائے تو کنواں پلید نہ ہو گا۔ (فتاویٰ نذیریہ ص ۳۰۰/۱)

۳۔ جبکہ وہ پانی دو بڑی مشکیں ہوں تو ناپاک نہ ہو گا۔ یعنی پیشاب وغیرہ پڑ جانے سے نجس نہ ہو گا۔ (معیار الحق از میاں نذیر حسین دہلوی ص ۱۲۹/۱۳۳)

اسی لئے وہابی جوہڑ وغیرہ سے وضو کر لیتے ہیں اور پی بھی لیتے ہیں جو بدبودار ہو اور پانی کا رنگ و بو اور ذائقہ بھی تبدیل نہ ہو پاک ہے خواہ اس میں کتنی پلیدی پڑ جائے۔

۴۔ اونٹ وغیرہ کا پیشاب بطور دوا استعمال کرنا (پینا) جائز ہے جس کو ضرورت ہو نہ پہنچے لیکن حلت (حلال ہونا) کا اعتقاد رکھے ایسے ہی گائے بکری کے بول (پیشاب) کے متعلق ہے (فتاویٰ ثنائیہ ص ۵۵۵/۱)

۵۔ گوہ حلال ہے (تفسیر ثنائیہ ضمیمہ ص ۲۲۶)

۶۔ کچھوا، کرکرا، گورنگا کھانا حلال ہے (فتاویٰ ثنائیہ ص ۵۵۶/۵۵۸ ج ۲)

۷۔ گھوڑے کا گوشت حلال ہے (عرف الجادی ص ۱۰)

۸۔ ہندوؤں کے گھر کی خوراک حلال و طیب ہے (فتاویٰ ستاریہ ص ۸۱/۱)

۹۔ داڑھی والا غیر محرم عورت کا دودھ پی لے تو جائز ہے (عرف الجادی ص ۱۳۰ و روضہ)

۱۰۔ مرد اپنی بیوی کا دودھ پی سکتا ہے (فتاویٰ نذیریہ ص ۳۹۶/۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۱- اذان پڑھنا بلا وضو جائز ہے (فتاویٰ نذیریہ ص۹۵ و فتاویٰ ستاریہ ص۲ ج۳)

۱۲- سجدۂ تلاوت بلا وضو جائز ہے (فتاویٰ نذیریہ ص۳۴۸ ج۱)

۱۳- مساجد میں محراب بنانا ناجائز اور بدعت ہے (فتاویٰ ستاریہ ص۹۳ ج۱)

۱۴- شب برات کو شب بھر نوافل پڑھنا بدعت ہے (فتاویٰ ستاریہ ص۱۵ ج۱)

۱۵- حرام زادہ کی امامت صحیح ہے (مجموعۃ الفتاویٰ ص۴۹)

۱۶- عورت کی فرج کی رطوبت پاک ہے (فقہ محمدیہ کلاں ص۲۳)۔

۱۷- اسی طرح اگر منی اتر کر ذکر کے درمیان آوے اور وہ شخص نماز میں ہو وہ ذکر کو کپڑے کے اوپر سے پکڑے رکھے اور منی باہر نہ نکلے یہاں تک کہ سلام پھیرے تو اس کی نماز درست ہو جاتی ہے کہ وہ ہمیشہ پاک ہے اور عورت کا حکم بھی مانند مرد کی ہے (فقہ محمدی کلاں ص۹۶)

ف۔ یہ عجیب تجویز صرف وہابیوں کو نصیب ہے۔ واہ واہ قسمت اپنی اپنی نصیب اپنا اپنا

۱۸- جس عورت سے زنا کیا اسمیں اس کا نطفہ ٹھہرا وہ لڑکی پیدا ہوئی ایسی لڑکی سے زانی نکاح کر سکتا ہے۔ (عرف الجادی ص۱۰۹)

۱۹- جس عورت سے زنا کیا اس کی ماں سے بھی نکاح جائز ہے۔ فتاویٰ نذیریہ ص۱۶۹ ج۲ (نزل الابرار ص۲۸ ج۲)

۲۰- کسی شخص نے اپنے باپ کی بیوی سے جماع کیا تو اس کے باپ پر وہ عورت حرام نہ ہوگی۔

۲۱- اگر ماں، بہن، بیٹی سے زنا کیا تو اس کی حد نہیں ہے (نزل الابرار ص۲۱ ج۳)

۲۲- باپ بیٹے کی عورت سے زنا کرے تو بیٹے پر وہ عورت حرام نہ ہوگی نزل الابرار ص۲۸ ج۲

ف۔ اسے کہتے ہیں مشترکہ کمائی کہ باپ بیٹے کی گھر والی سے اور بیٹا باپ کی گھر والی سے

منہ سے اور لطف اٹھائے۔

۲۳- اگر ساس سے زنا کرے تو اس کی اپنی عورت حرام نہ ہوگی (نزل الابرار ص۲۸ ج۲)

۲۴- دادی نانی کے ساتھ نواسا پوتا نکاح کر سکتا ہے۔
اہلحدیث ۲۱ محرم ۱۳۳۰ھ و کتاب التوحید والسنۃ مولوی عبدالاحد ص۲۵۳

۲۵- مشت زنی بالید جائز ہے (نزل الابرار ص۳ ج۱)۔

۲۶- عورتیں استرے سے زیر ناف کے بال مونڈ سکتی ہیں۔ (فتاویٰ ستاریہ ص۹ ج۳)

۲۷- تین مرد ایک عورت کی لونڈی سے جماع کریں اور اس سے بچہ پیدا ہو تو یہ ان تینوں کا بیٹا کہلائے گا۔ (نزل الابرار ص۴۵ ج۲)

۲۸- جو شخص عورت سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو اس کی نماز بغیر غسل کے درست ہے۔
(ہدیۃ القلوب ص۲۳ و بلاغ المبین)

۲۹- تقلید شخصی و میلاد مبارک کا قیام و وظیفہ یا رسول اللہ و عبدالقادر جیلانی و سوم و چہلم و گیارہویں پیر پیران استمداد یہ سب شرک کفر و بدعت ہیں (لامع الانوار ص۸ مولفہ غلام حسن سیالکوٹی و ہدایات ص۳۳۰ و فتوے عبدالجبار غزنوی)

۳۰- جو شخص زنا پر مجبور ہو جائے تو اس کو زنا جائز ہے اس پر حد نہیں کیونکہ احکام شرعیہ اختیار سے مقید ہیں (عرف الجادی ص۲۴۰)۔

۳۱- خالہ سوتیلی یعنی جس کا باپ ایک ہو اور ماں جدا جدا اس سے اس کے بھانجے کا نکاح درست ہے۔ (جامع الشواہد بجواب فتویٰ عبدالقادر غیر مقلد شاگرد مولانا نذیر حسین دہلوی۔ امام مسجد۔

۳۲- دادی کے ساتھ پوتے کا نکاح جائز ہے۔ اس کی حرمت منصوص نہیں (پرچہ اہلحدیث)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر ۲۵، ۲۶۔ ثناء اللہ مورخہ ۱۱ رمضان ۱۳۲۸ھ

۳۳۔ شادیوں میں گانا بجانا باجوں کا اجرت اور بلا اجرت جائز ہے۔ (پرچہ اہلحدیث ۱۳۲۹ھ مورخہ ۱۱ رمضان۔

۳۴۔ رضاعی کی منکوحہ بر پسر رضیع جائز ہے (پرچہ اہلحدیث ثناء اللہ مورخہ ۸ فروری ۱۹۲۱ء

۳۵۔ زانی کے نطفہ سے جو لڑکی پیدا ہو۔ زانی یا زانی کا لڑکا اس سے نکاح کرے تو نزدیک اہلحدیث کے جائز ہے (پرچہ اہلحدیث ثناء اللہ مورخہ ۸۔ مارچ ۱۹۱۲ء و عرف الجادی ص۱۰۹

۳۶۔ جس عورت سے زید نے زنا کیا ہو۔ وہ عورت زید کے لڑکے پر حلال ہے (پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۵۔ اگست ۱۹۱۶ء۔

۳۷۔ اگر لڑکی گود میں نہ پلی ہو یعنی دختر ربیبہ سے نکاح درست ہے۔ (فیض الباری شرح بخاری پارہ ۲۱۔ ص۱۱۵۔

۳۸۔ الو حلال ہے (فتاویٰ ستاریہ)

(ف) یہ شاید الو کا ذکر اور الو کا پٹھہ سوا کہ۔ وہابیوں کی بنائی ہوئی ہے شاید اسی لئے کہ الو کا پٹھہ زیادہ مزیلہ ہوگا۔

۳۹۔ بجو حلال ہے (احیاء بعد الممات سوانح میاں نذیر حسین دہلوی عرف الجادی ص۲۵۹۔ بلکہ جو بجو کو حلال نہ جانے وہ منافق ہے (فتاویٰ ستاریہ) ص۱۱۱۔ ج۲۔

ف۔ چونکہ بجو مردہ خور جانور ہے اسی لئے غیر مقلدین قبروں پر جانا شرک کہتے ہیں کہ لوگ قبروں پر نہ جائیں گے۔ بجو قبروں سے مردے نکال کر کھا کر موٹا ہوگا تو غیر مقلدین کی مزیدار غذا بنے گا۔

۴۰۔ اگر ختنہ غائب نہ ہو یعنی ذکر کا کچھ حصہ فرج کے اندر کچھ باہر تو اس پر کوئی حکم متعلق نہ ہوگا

یعنی نہ غسل نہ حد وغیرہ وغیرہ (فقہ محمدی کلاں ص۶۵)

(ف) وہابیوں کو اور کیا چاہیئے زنا مفت۔ سزا بھی نہیں غسل بھی فرض نہیں تاکہ سردی نہ لگ جائے۔

۴۱۔ کنویں میں کتا بلی سور وغیرہ درندے پرندے گر پڑیں تو کوئی پلید نجس نہیں ہوگا تاوقتیکہ پانی کا رنگ بو مزہ نہ بدل جائے (کتاب کنز الحقائق و ترجمہ مدیریہ طریقہ محمدیہ)

۴۲۔ چمڑا خنزیر کا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے۔

۴۳۔ تقلید ائمہ دین شرک کفر و بدعت ہے (ظفر المبین و ترجمان وہابیہ والانصاف)

۴۴۔ اگر ساس کو شہوت سے بوسہ دیا تو کوئی حرج نہیں (نزل الابرار ج۲۔ ص۲۸۔

ف حرج ہو بھی کیونکر جبکہ وہ ایک ہی ماں بیٹی تو ہیں۔ جب اس کی بیٹی پر اس کی حکمرانی پوری پوری ہے تو اس کی ماں کس قطار میں لہٰذا بوسہ بازی میں کیا حرج ہے۔

۴۵۔ اگر کسی نے غیر عورت سے دبر زنی کی یا اس کی فرج میں پتھر یا لکڑی گھسیڑ دی اس سے وہ عورت مر گئی تو اس شخص پر قتل کا کوئی تاوان نہیں اور نہ زنا کاری کا ہرجانہ۔ (نزل الابرار ص۵ ج۲۔

۴۶۔ عورتیں (وہابن) غیر مردوں کو دیکھ سکتی ہیں (نزل الابرار ص ۲/۲۴

۴۷۔ مشت زنی جائز ہے۔ (عرف الجادی ص ۲/۲۰۷

ف۔ اسے کہتے ہیں دستی مشین جو وہابیوں نے اپنے مذہب "اوں کو مفت عطا فرمائی ہے۔ اور سچ ہے مفت کا شراب قاضی نہیں چھوڑتا ہے تو مرد ابن کیسے چھوڑ سکے یہ قاضی سے کچھ کم ہے بلکہ دو قدم آگے بڑھ کر ہے۔

۴۸۔ مشت زنی صحابہ بھی کرتے تھے (عرف الجادی ص۲۰۷)

(ف) توبہ استغفراللہ صحابہ پر کیسا بہتان ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور یہ بھی ہے منیہ کی شراب قاضی نہیں چھوڑتا تو پھر وہابی کیسے چھوڑے یہ قاضی
سے کچھ کم ہے بلکہ (دو قدم آگے) بڑھ کر ہے۔

۴۸۔ مشت زنی صحابہ بھی کرتے تھے (عرف الجادی ص۲۰۷)

ف۔ توبہ۔ استغفر اللہ یہ صحابہ پر کھلا بہتان ہے۔

۴۹۔ مشت زنی سے منی بہادینا ایسے ہے جیسے پیشاب ہو جانا (عرف الجادی ص۲۰۷)

ف۔ یہ مشت زنی کی کیسی پیاری دلیل ہے سچ ہے عشق اندھا کر دیتا ہے
غریبوں کو جواز کے لیے کتنا پاپڑ بیلنے پڑے۔

۵۰۔ عید قربان میں شرعاً مرغ کی قربانی جائز ہے (فتاوی ستاریہ ج ۲ ص۲۷)

۵۱۔ عید قربان میں شرعاً ہرنی کی قربانی جائز ہے۔

" " " " " مرغی کے انڈے کی قربانی جائز ہے۔

باب سوم سوالات و جوابات :-

غیر مقلدین کے مذہب کی بدبو اتنی گندی ہے کہ خود ان کے اپنے دماغ
اس کی بدبو سے ماؤف ہو چکے ہیں۔ اس پر فقیر شعوری قائم کرے تو بات
بڑھ جائے گی صرف اہل انصاف کے آگے ان کے وہ سوالات فقیر درج کرتا
ہے جو وہ بزعم خود احناف کو بدنام کرنے کی سعی خام کرتے ہیں جو درحقیقت
وہی مسائل ان کے اپنے ایجاد کردہ ہیں صرف اپنے عیوب پر پردہ ڈالتے
ہوئے احناف کی طرف منسوب کرتے ہیں چنانچہ نمونہ کے طور ان کے سوالات
پھر جوابات میں فقیر تصریحات عرض کر دیگا۔

سوال : حنفیہ کے نزدیک مشت زنی کرنا واجب ہے جب کہ زنا کا خوف ہو۔

اور مشت زنی کرنا شہوت کی تسکین کے لیے جس کی بیوی یا لونڈی نہ ہو کوئی
گناہ نہیں۔ (در المختار ص۱۵۶)

الجواب :- تمام کتب معتبرہ حنفیہ و تفسیروں میں لکھا ہے کہ مشت
زنی کرنا حرام ہے کیونکہ اس میں تقطیع نسب انسانی کا سبب پایا جاتا ہے۔ اور
حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص سنت مؤکدہ کو چھوڑ کر بغرض شہوت رانی ایسا
فعل کرے تو وہ ملعون ہے اور وہابیہ نے حوالہ در المختار کا عوام الناس کو دھوکہ
دینے کے لیے لکھا ہے اس کی یہ عبارت ہرگز ہرگز نہیں۔ صاحب شامی نے
تو بعض مجوزین کے اقوال و چند شرائط بایں طور بیان کئے ہیں۔ کہ اگر کوئی شخص
مجرد اس حال میں ہو کہ اس کے ہاں ایک فاحشہ عورت زنا کرانے کے لیے موجود
ہو اور وہ مرد بھی ہر طرح اس پر قادر ہو اور اس کا کوئی مانع بھی نہ ہو
اور اس پر شہوت کا غلبہ بھی ہو چکا ہو اور اس کے دل میں خوف شہوت
کے روکنے کا بھی ہو کہ اگر شہوت کو روکوں گا تو بیمار ہو جاؤں گا تو اس
حالت اضطراری میں حرمت ساقط ہو جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے
کہ۔ اگر کوئی شخص حالت اضطراری میں گوشت خنزیر و مردار کو کھالے
تو اس پر کچھ عیب نہیں۔ اور صحاح ستہ میں حدیث بایں مضمون مسطور
ہے کہ بوقت غلبہ شہوت بہادران اسلام نے بعوض کپڑوں کے عورتوں
سے متعہ کیا تھا (گھر کی گواہی) کتاب عرف الجادی ص۲۱۲ وہابیہ کے رہنما فرقہ
نواب بھوپال کی تصنیف میں لکھا ہے کہ مشت زنی اور چیدکنی اور پتھروں کے
سوراخوں میں دخول کر کے حاجت کے وقت منی کو نکالنا جائز اور نگاہ و نظر بندی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے پچھنے کے وقت یہ دونوں کام واجب ہیں۔

وہی مذہب جو غیر مقلدین کا اپنا ہے وہ حنفیوں پر تھوپ دیا اور بہلا لیا۔ ایسے ضعیف قول کا جس سے حنفیوں کو دور کا بھی واسطہ نہیں۔

سوال :- حنفی مذہب میں اگر رنڈی زنا کے بدلے میں کچھ مزدوری مقرر کر کے لے لے تو امام صاحب ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے اگرچہ بذاتہ حرام ہے اور زنا کرنے والے پر حد نہیں آتی (وہابی)

الجواب :-

افسوس کہ وہابیہ کو اجارہ باطل و فاسد میں بھی تمیز نہیں اور نہ ہی اپنے مذہب کا اشتہار واجب الاظہار کو دیکھا مولوی فقیر اللہ صاحب نے مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اخبار اہلحدیث پر جاری کیا تھا۔ کہ انہوں نے مال زانیہ کو حلال طیب لکھا ہے اور تمام علمائے دین کا اس پر اتفاق ہے کہ مہر زنیہ کا حرام ہے۔ چنانچہ مشارق الانوار میں مولوی خرم علی صاحب نے لکھا ہے کہ خرچی زانیہ کی چاروں اماموں کے نزدیک بالاتفاق حرام ہے۔ اور امام نووی نے شرح مسلم میں تحریر فرمایا ہے کہ اَمَّا مَهْرُ الْبَغِيِّ فَهُوَ مَا تَأْخُذُهُ الزَّانِيَةُ عَلَى الزِّنَا وَسَمَّاهُ مَهْرًا لِكَوْنِهِ عَلَى صُوْرَتِهِ وَهُوَ حَرَامٌ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ -

ترجمہ :- مہر زانیہ وہ چیز ہے کہ جس کو زانیہ بعوض مہر کے لیوے۔ اور اس کا نام اس لئے مہر رکھا ہے کہ وہ بصورت مہر ہے اور حرمت اس کی باجماع مسلمان ہے۔ علاوہ اس کے یہ مسئلہ اجارۂ فاسدہ کے متعلق ہے نہ اجارہ باطل کے اور صاحب فتح المبین نے اجارہ باطل و فاسدہ میں یہ فرق فرمایا

ہے کہ اجارہ باطل وہ ہے کہ باصلہ غیر مشروع ہوا اور اجارہ فاسد وہ ہے کہ باصلہ مشروع اور بوصف غیر مشروع ہو۔ یعنی کسی شرط یا عارض کی وجہ سے اس میں فساد آیا ہے ورنہ اصل میں جائز و حلال تھا۔ اور یہ بھی متفق علیہ امر ہے کہ جس اجارہ کا معقود علیہ بسبب معصیت ہوگا۔ وہ ضرور باطل ہوگا۔ نہ فاسد۔ جب یہ دونوں قاعدے متفق ہیں تو پھر کون عاقل زنا کی خرچی کو حلال کہہ سکتا ہے۔ چہ جائیکہ صاحب محیط و حلبی۔ اور علاوہ اس کے اس قول کو بڑے بڑے علمائے دین مثل سید احمد طحطاوی و سید عابدین ردالمحتار وغیرہ میں لکھتے ہیں کہ یہ قول بالکل ضعیف ہے کیونکہ حدیث صحیح کے برخلاف اور میں کہتا ہوں کہ یہ عبارت کسی کتاب کے متن کی نہیں اور نہ ہی اس پر کسی علمائے دین اہلسنت و جماعت نے فتویٰ دیا ہے کہ تم ایسا کیا کرو اور نہ ہی مفتی بہ مسئلہ ہے اور اگر وہابیہ کو تسلی نہیں ہوتی تو ہم کتاب بخاری سے اسی مضمون کی تائید پر حدیث دکھا دیتے ہیں۔ بخاری ص ۶۶۲ باب قوله يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ حَدَّثَنَا عَمْرُو بن عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَخْتَصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ نَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَأَ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ الخ۔

ترجمہ :- عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ ہم آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مل کر کفار سے جہاد کیا کرتے تھے۔ ہمارے ساتھ عورتیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہ تھیں۔ ہم نے آپ سے عرض کیا کہ ہم خصی نہ ہو جائیں تو آپ نے اس سے منع فرمایا۔ بعد اس کے ہم کو اجازت دی کہ کپڑوں کے عوض پر عورتوں سے بطور متعہ کے نکاح کر لیویں۔ پھر حضرت عبداللہ نے یہ آیت پڑھی کہ مسلمانو جس چیز کو خدا نے حلال کیا ہے اس کو حرام مت کرو الخ

ہما دران اہلسنت و جماعت اس حدیث پر عمل نہ کریں کیونکہ ہمارے نزدیک یہ حدیث منسوخ اور قابل عمل نہیں۔ ہاں اگر وہابی لوگ اس پر عمل کریں تو ان کو مجاز ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک تو لڑکی اور سد خولہ باپ اور دادی کے ساتھ نکاح کرنا اور ان سے صحبت کرنا بھی جائز ہے۔ پرچہ اہلحدیث ۱۶ ستمبر ۱۹۱۱ء وغیرہ۔ وہابیہ کا یہ کہنا کہ کتب فقہ میں لکھا ہے کہ نزدیک امام صاحب کے زانی اور مزنیہ پر حد نہیں آتی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ تمام کتب فقہ میں لکھا ہے کہ زانی اور مزنیہ کا اگر زنا کرنا ثابت با گواہاں ہو جائے تو ان پر حد قائم کی جاوے گی۔ ہاں اگر یہ فعل اجارہ فاسدہ یا شبہ میں تصور کیا جاوے تو پھر حد ساقط ہو جاوے گی۔ چنانچہ عینی شرح کنز باب وطی الذی یوجب الحد والذی لا یوجب الحد میں حدیث مذکور ہے کہ خلیفہ ثانی نے ایسا فعل کرنے پر ایسے مرد اور عورت پر حد ساقط کر دی اور حدیث صحیح اس پر شاہد ہے کہ جو فعل شبہ میں ہوگا اس میں حد ساقط ہو جاوے گی۔ اُدْرَءُوا الْحُدُوْدَ بِالشُّبُهَاتِ اور اس میں بھی مستاجرہ للزنا ہونے کا ایک عارضہ شبہ کا واقعہ ہو چکا ہے۔ اور شبہ تین قسم پر ہوتا ہے اس کی تفصیل کتب فقہ حدیث میں موجود ہے "تم چھاج تو بولے چھلنی کیوں بولے" افسوس ہے

۱۱ اپنی مخدر رنڈی کے تیکے مزدوری کے جائز تصور کریں اور دادی اور باپ ماں کی منکوحہ اور دختر ربیبہ سے نکاح جائز قرار دے کر اولاد پیدا کریں ہلکہ مجتہد سمجھیں اور ایک قول مرجوح اور ضعیف جو کہ صاحب حلبی نے تحریر کیا ہے اس پر اس قدر زور دے کر فقہ حنفیہ پر اعتراض کریں تو مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ بے حیا باش ہر چہ خواہی کن۔

جواب: قول مذکورہ ضعیف ہونے کے علاوہ فقہ کا دوسرا قاعدہ بھول گئے کہ حد کا سقوط تعزیر کے لزوم کی نفی نہیں کرتا۔ جہاں حد ساقط ہوا کہیں وہاں تعزیر کا بھی کہتے ہیں لیکن وہابیہ کو کیا معلوم کہ حد کیا ہوتی ہے اور تعزیر کیا۔

سوال: حنفیہ کے نزدیک اگر وطی یعنی جماع چوپایہ یا مردہ سے کرے یا مشت زنی کرے یا عورت کی شرمگاہ کے خارج جماع کرے تو ان سب حالتوں میں روزے دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا اور نہ غسل لازم آتا ہے جب تک کہ انزال نہ ہو۔ یعنی جب تک کہ منی نہ نکلے۔ (قاضی خان)

الجواب: وہابیہ کو لازم ہے کہ پہلے بخاری و مسلم اور اپنے اہلحدیث مذہب کی کتابوں کا مطالعہ کر لیں۔

ہم چند حوالے پیش کرتے ہیں جنہیں وہ قرآن کے برابر مانتے ہیں۔

۱۔ بخاری و مسلم جلد اول میں لکھا ہے کہ جماع کرنے سے بدون انزال کے غسل لازم نہیں ہوتا۔ اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ اس پر شاہد ہے اور اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ فَلَمْ یُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ یَتَوَضَّاُ کَمَا یَتَوَضَّاُ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لِلصَّلٰوۃِ وَیَغْسِلُ ذَکَرَہٗ (بخاری) یعنی اگر کوئی شخص اپنی عورت سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہ دھو ڈالے ذکر اپنے کو اور وضو کرلے جیسے کہ نماز کے لئے وضو کرتا ہے۔ الخ۔ اور یہی مذہب ہے امام بخاری و داؤد ظاہری کا بلاغ

۲۔ بلاغ المبین ص۲۲ مولفہ محی الدین نو مسلم کتب فروش لاہوری اور مولوی وحید الزمان غیر مقلد نے اپنی تصنیف کنز الحقائق صفحہ ۴۸ میں صاف لکھ دیا ہے کہ جماع خارج شرمگاہ عورت یا دبر کے کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا جب تک کہ انزال نہ ہو اصل عبارت اَنْجَامَعَ امْرَاَتَہٗ فِیْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ اَوْ اِلٰی دُبُرِہٖ وَلَمْ یُنْزِلْ اَوْ دَخَلَ الْقَطْرَۃُ اَوْ تَکَلَّمَ فَاِنْ مِنْ دَمٍ عَلَیْہِ لَمْ یُفْطِرْ الخ اس عبارت سے صاف ظاہر ہوا کہ جب عورت و مرد مشتہات کے جماع کرنے فی الفرج او الدبر بدون انزال کرنے کے روزہ نہ ٹوٹا تو غیر مشتہات مثل چوپایہ و مردہ وغیرہ کے جماع کرنے پر بدون انزال بادلی روزہ آپ کے مذہب حنفیہ کے نزدیک بھی نہ ٹوٹے گا۔

۳۔ کتاب روضہ ندیہ ص۲۱۰ مطبوعہ نولکشور میں ہے کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اپنی بی بی سے جماع کرے یا کھائے یا پئے تو روزہ دار کا روزہ نہ ٹوٹے گا اور نہ ہی کفارہ لازم آئے گا۔ اصل عبارت فَقِیْلَ اِنَّ الْکَفَّارَۃَ لَا یَجِبُ عَلٰی مَنْ اَفْطَرَ عَامِدًا بِاَیِّ سَبَبٍ بَلْ بِالْجِمَاعِ فَقَطْ لٰکِنَّ الرَّجُلَ اِنَّمَا جَامَعَ امْرَاَتَہٗ فَلَیْسَ فِی الْجِمَاعِ فِیْ نَہَارِ

رمضان الا ما بل الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ یَکُوْنُ الْجَمِیْعُ حَلَالًا لَا لِسَمٍّ یُحَدِّدُ مِنَ الْاِفْطَارِ مِنَ الصَّوْمِ وَقَدْ وَقَعَ فِیْ رِوَایَۃٍ مِنَ الْحَدِیْثِ اِنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ وَلَمْ یُبَیِّنْ غَیْرَ الْجِمَاعِ الخ پس جب کہ آپ کی کتابوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ کھانے پینے جماع جان بوجھ کر کرنے سے کفارہ لازم نہیں ہوتا اور نہ ہی روزہ دار کا روزہ فاسد ہوتا ہے۔ تو پھر مذہب حنفیہ پر جو کہ عین مطابق قرآن مجید اور حدیث شریف کے ہے اس پر اعتراض کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ اور ہمارے کتب فقہ میں مذکور ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر ایسا فعل کرے گا تو وہ مرد گنہگار ہوگا اور روزہ اس کا بھی ٹوٹ جائے گا۔

سوال :۔ مذہب حنیفہ کے نزدیک اگر وضو کر کے عورت صغیرہ یا مردہ ... سے صحبت کرے تو جب تک انزال نہ ہو وضو نہیں ٹوٹتا (در مختار)

الجواب :۔ وہابیہ نے یہ سوال بھی ناواقفی میں کیا ہے۔ ورنہ یہی مذہب خود ان کا ہے چنانچہ چند حوالے پڑھیے۔

خُرُوْجُ شَیْءٍ مِنَ السَّبِیْلَیْنِ وَالْقَیْءِ وَالرُّعَافِ وَمَا یُوْجِبُ الْغُسْلَ وَالنَّوْمِ وَمَسِّ الذَّکَرِ وَالْفَرْجِ وَاَکْلِ لَحْمِ الْاِبِلِ وَالْاِغْمَاءِ وَالْغَشْیِ وَالْجُنُوْنِ وَالسُّکْرِ وَمُبَاشَرَۃٍ فَاحِشَۃٍ وَخُرُوْجِ دَمٍ اَوْ دُوْدٍ وَ حَصٰی مِنْ غَیْرِ السَّبِیْلَیْنِ وَتَقْبِیْلٍ وَمَسٍّ وَ... الخ (کنز الحقائق مصنف مولوی وحید الزماں غیر مقلد ص۱۲)

ان امور سے نہ وضو ٹوٹتا ہے۔ اور نہ ہی غسل لازم آتا ہے۔ تو پھر ... مذہب پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اور ہم نے پہلے بھی لکھ آئے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محمد اسماعیل بخاری تحریر کر چکے ہیں کہ بدون انزال مشتہات مرد اور عورت پر بدون انزال غسل لازم نہیں آتا۔ تو غیر مشتہاب جو صغیرہ اور چارپایہ اور مردہ ہے۔ اس سے وطی کرنے پر بدون انزال کب غسل لازم آئے گا۔ اس کا جواب وہابیوں پر قرض ہے۔

سوال: حنفیہ کے نزدیک کتے کا گوشت یا چمڑا قبل از دباغت جو کہ بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا گیا ہو ساتھ لے کر نماز پڑھنا جائز ہے (منیۃ المصلی)

الجواب: کتب فقہ حنفیہ میں اس کے خلاف لکھا ہے۔ چنانچہ فقہ اکبر میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ اگر حرام جانور پر بسم اللہ پڑھی جائے تو کفر لازم ہوگا۔ دراصل بات یہ ہے۔ کہ اگر جانور نجس العین نہ ہو جیسے گیدڑ، بلی وغیرہ جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا۔ اگر ان کو کسی نے بسم اللہ پڑھ کر ذبح کر دیا تو ان کا چمڑا خشک ہونے سے پاک ہو جائے گا۔ اور اگر کسی کے پاس کوئی کپڑا ستر ڈھانکنے کے لئے نہ ہو اور اس نے ایسی حالت اضطراری میں اس چمڑا سے نماز ادا کرلی تو جائز ہوگی اور حالت اختیاری میں کسی حنفی نے اس کو جائز نہیں لکھا۔ اور گوشت کو بھی اسی پر قیاس کریں۔ اور کتے کی نسبت تو علمائے دین کا بنہایت درجہ کا اختلاف ہے۔ بعض نے اس کو نجس العین قرار دیا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ نجس العین نہیں ہے۔ اور فتویٰ اسی پر ہے۔ کیونکہ اس کا شکار پکڑا ہوا کھانا شارع علیہ السلام نے جائز قرار دیا ہے۔ اور علاوہ اس کے یہ روایت مرجوح ہے قابل عمل نہیں۔ اور یہ بھی کتب حنفیہ میں لکھا ہے۔ کہ قدر درہم سے زیادہ نجاست کپڑے پر لگی ہو یا کوئی اور مردہ

جانور نماز میں ہو تو نماز اس کی فاسد ہو جائے گی چہ جائیکہ گوشت مردار و چمڑا خنزیر ہو۔ (صلوٰۃ مسعودی و فتاویٰ سے کتب معتبر حنفیہ کھری گواہ ہیں)

بلکہ یہ صرف خود وہابیوں کا بہہ چنانچہ چند حوالے ملاحظہ ہوں۔

ایما اھاب دبغ فقد طھر و شعر الانسان و المیتۃ والا

لنفزیر طاھر و کذا اعظمھا و عصبھا الخ (کنز الحقائق ص ۳)

شرح فقہ الحدیث روضہ ندیہ کے ص ۱۲ پر لکھا ہے کہ کافر کا ذبح کیا ہوا گوشت کھانا درست ہے۔ لعدم نجاسۃ ذوات المشرکین کما فی اھل ذبائحھم واطعمھم اور عرف الجادی ص ۱۰ میں ہے مذبائح اھل الکتاب و دیگر تر و جود ذبح بر بسملہ یا نزد اکل کان حلال است و حرام و بنی نیست یعنی مشرک کافر کا مذبوحہ اگر تسمیہ سے ہے تو حلال ہے۔ اگر کافر تسمیہ کے بغیر ذبح کرے تو اس گوشت کو تسمیہ بسملہ پڑھ کر مسلمان کھالے تو حلال ہے اور صاحب بلوغ مقبول شرائط الرسول نے ص ۲۲ میں اس کے جواز پر حدیث بخاری کی نقل کردی ہے۔ کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت کیا کہ یا حضرت نومسلم لوگ گوشت لاتے ہیں۔ اور معلوم نہیں کہ ذبح اللہ کا نام لیتے ہیں یا کہ نہیں۔ اور یہ گوشت کھائیں یا نہیں۔ تو فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ تم اس پر خدا کا نام لے کر کھالیا کرو اگر آنصاحبان کی کتابوں میں خنزیر اور اس کے اجزاء وغیرہ اور جانور مردار پاک ہیں۔ اور ذبح مشرکین وغیرہ کی جو کہ بدون تسمیہ کے ہو حلال طیب ہے تو فقہ حنفیہ پر اعتراض کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ جواب دیں۔ فقط۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سوال: امام ابو یوسف کے نزدیک سؤر کی کھال دباغت دینے سے پاک ہو جاتی ہے۔ نیز بیع و شراء اس کی جائز ہے۔

الجواب:۔ یہی مذہب درحقیقت وہابیوں کا ہے۔ چنانچہ ان کی معتبر کتابوں کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

فقہاء الحدیث مطبع صدیقی ص۶۱۵ و روضہ ندیہ ص۱۰، ۲۰۹ و فتاویٰ ص۳ مولوی عبد الغفور شاگرد مولوی نذیر حسین صاحب جو ۱۲۹۰ھ مطبع حنفی میں شائع ہوا تھا میں لکھا ہے کہ سور کی چمڑی کھالی درست ہے۔ صرف سؤر کا گوشت پلید ہے۔ اور اجزا اس کے پاک ہیں۔ اور خون جاری تمام جانوروں کا پاک ہے اور منی آدمی کی اور کل حیوانات یعنی سؤر، کتے، بندر، ریچھ، بھیڑیے کی پاک ہے اور شراب اور گوشت مردار بھی پاک ہے۔ اور لڑکے شیر خوار کا پیشاب پاک ہے اور مردار کتے وغیرہ کے گوشت کو کپڑے میں باندھ کر اور اس کو بغل میں دبا کر نماز پڑھ لینی جائز ہے۔ ان سب کا ثبوت کتاب روضہ ندیہ کے صفحہ مذکورہ پر مسطور ہے۔ اور فقہ الحدیث کے ص۲ میں لکھا ہے کہ اصل ہر چیز میں حلت ہے اور جن چیزوں کو خداوند کریم اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف لفظوں میں حرام نہ کہا ہو وہ حرام نہیں ہو سکتی لہٰذا چمڑی و اجزائے خنزیر اور دودھ اس کے کی حرمت کہیں نہیں پائی جاتی لہٰذا وہ سب اشیاء ان کے نزدیک پاک ہو گئیں اور مولوی وحید الزماں نے اپنی کتاب نزل الابرار ص۱۱ میں لکھا ہے۔

ایما اھاب دبغ فقد طھر و شعر الانسان والمیتة والخنزیر طاھر وکذا اعظمھا۔

جب وہابیہ کے نزدیک ہی خنزیر وغیرہ دباغت سے پاک ہوا تو پھر امام ابو یوسف کے قول پر کیوں اعتراض کر دیا۔ حالانکہ کتب فقہ حنفیہ میں صاف لکھا ہے کہ خنزیر کا چمڑا دباغت سے ہرگز پاک نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی اس کے اجزاء پاک ہیں۔ اور نہ ہی بیع و شراء درست ہے۔ چنانچہ کنز الدقائق و شرح وقایہ وہدایہ وغیرہ کتب معتبرہ میں لکھا ہے۔

لَمْ یَجُزْ بَیْعُ الْمَیْتَةِ وَالدَّمِ وَالْخِنْزِیْرِ وَشَعْرِ الْخِنْزِیْرِ

الاستخ شنی التعیف الخ اور صغیری میں لکھا ہے کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ سے یہ قول غیر صحیح ہے۔ اس پر کسی کا فتویٰ نہیں۔

ولا ینتفع بہ و الصلوٰة یفتیہ وھو غیر صحیح۔ اور ہدایہ جلد چہارم باب بیع الفاسد میں بایں طور لکھا ہے۔

وَلَا یَجُوْزُ بَیْعُ شَعْرِ الْخِنْزِیْرِ لِاَنَّهٗ نَجَسُ الْعَیْنِ فَلَا یَجُوْزُ بَیْعُهٗ اِهَانَةً لَّهٗ۔ پس ان عبارات حنفیہ سے صاف صاف ظاہر ہوا کہ خنزیر کے بالوں وغیرہ اجزاء کی بیع و شراء ہرگز ہرگز درست نہیں۔ ناظرین غور فرمائیں کہ اپنا گندا مذہب احناف کے نام تھوپ دیا اگرچہ امام ابو یوسف کا قول ہے لیکن احناف کے نزدیک قابل عمل ہے۔ جیسا کہ فقہ میں مفصل لکھا ہے۔

سوال:۔ حنفیوں کے نزدیک سؤر کے بال سے سینے کے لئے نفع اٹھانا درست ہے اور امام محمد کے نزدیک سؤر کے بال پاک ہیں۔ (غایۃ الاوطار)

الجواب:۔ تمام کتب فقہ معتبرہ حنفیہ میں لکھا ہے۔ کہ بیع و شراء تمام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اجزاء خنزیر حرام اور اس کے بالوں سے نفع اٹھانا سخت منع ہے اور ان کے پانی میں گرنے سے پانی نجس ہو جاتا ہے۔ چنانچہ کنز و شرح وقایہ و ہدایہ و قاضی خاں و فتاویٰ جامع الفوائد وغیرہ میں مذکور ہے۔ اور کتاب غایۃ الاوطار جس کا سوال میں حوالہ دیا ہے اس میں تو یوں لکھی ہے کہ بیع و شراء سور کی اور اس کے بالوں کی ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ اور اس کے بالوں سے پانی نجس ہو جاتا ہے۔ اور بوقت اشد ضرورت اس کے بالوں سے بھی نفع اٹھانا مکروہ تحریمی ہے۔ اور یہ مذہب فقہ حنفیہ کا صحیح اور درست ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اور امام طحاوی نے ذکر کیا ہے کہ بوقت ضرورت یعنی موزہ ٹانکنے کے لئے بال خرید کرے اور اس سے موزہ ٹانکے تو بھی جائز نہیں اور نہ ہی کسی علمائے دین نے کبھی ایسا موزہ پہنا ہے۔ اور نہ ہی ہم پہنتے ہیں۔ اور نہ ہمیں کچھ ضرورت ہے۔ الخ۔

وہ جو سوال میں امام محمد کے نزدیک لکھا ہے کہ خنزیر کے بال پاک ہیں اور ان کی بیع و شراء درست ہے۔ حیف وہ قول غیر معتبر اور ناقابل عمل ہے۔ اور ایسے اقوال "فی سبیل اللہ فساد" کا خوگر ہی پیش کر سکتا ہے۔ ورنہ شریعت اسلامی میں اس کا ہرگز جواز نہیں ہے۔

سوال۔ حنفیہ کے نزدیک اگر کسی کو نکسیر چھوٹ جاوے تو سورۂ فاتحہ خون سے ماتھے پر لکھے برائے طلب شفاء کو جائز ہے۔ اور سورۂ فاتحہ پیشاب سے بھی لکھی جائے تو جائز ہے۔ اگر معلوم ہو کہ اس میں شفاء ہے (کتاب شامی)

الجواب:۔ یہ مذہب بھی خود غیر مقلدین کا اپنا ہے۔

چند حوالہ جات اور ان کے معتبر اور مستند مولویوں کے اقوال حاضر ہیں۔

مولوی عبدالجبار و مولوی احمد اللہ امرتسری و غلام علی اور پارٹی لاہوری ... اوراق صہ پر لکھتے ہیں کہ کسی عذر سے قرآن مجید کو قاذورات میں ... الغرض ہیں رخصت ہے۔ اور کوئی اور چیز نہ ہو تو قرآن شریف کو پاؤں ... رکھ کر اونچے مکان سے کھانا آتار لینا درست ہے۔ اور بوقت حاجت قرآن ... کے نیچے ڈال لینا روا ہے۔ یہ مسائل وہابیوں غیر مقلدوں کے ہیں اور ... ہم حنفی ان کو مردود تصور کرتے ہیں اور وہابیوں نے جو قاضی خاں وغیرہ ... سے بعض مجوزین کا قول نقل کیا ہے کہ

والذی رعف فلا یرقا دمہ فاراد ان یکتب بدمہ علی جبہتہ ... القرآن قال ابو بکر الاسکاف یجوز قیل لو کتب بالبول قال ... ان فیہ شفاء لا بأس فیہ قال لو کتب علی میتۃ قال ان ... فیہ شفاء جاز الخ

اس کا جواب خود مجوزین نے یہ دیا ہے کہ

لان الحرمۃ ساقطۃ عند الاستشفاء کالخمر والمیتۃ ... للعطش والجائع یعنی حرمت ضرورت شفاء کے لئے دور ہو جاتی ہے جیسے ... بھوک کے لئے شراب و مردار مباح ہو جاتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَا ... اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ ... عَلَيْهِ اور قولہ تعالیٰ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ ... اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ والاجماع علی جواز کلمۃ الکفر عند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الکلام تفسیر جامع البیان اور غایۃ الاوطار ص۱۰۱ میں کہا ہے کہ جب خون آدمی
کی ناک سے رواں ہو اور بند نہ ہو اور یہاں تک کہ اس کے مرجانے کا خوف ہو
اور تجربہ اور امتحان سے یہ بات معلوم ہو کہ فاتحہ الکتاب یا سورہ اخلاص اس
خون سے اس کے ماتھے پر لکھنے سے خون بند ہو جانے گا تو ایک قول میں رخصت
نہیں اور دوسرے قول میں رخصت ہے جیسے شراب خمر کی رخصت ہے پیاسے کو
مردار کھانے کی نہایت بھوک میں۔

مجوزین نے خون خرگوش یا مرغی یا بول ان جانوروں کا جن کا گوشت کھایا
جاتا ہے) اگر ان سے باشراتط مسطورہ بطور حروف تہجی سورۃ فاتحہ یا اخلاص کو بیمار
عند الموت کے چہرے پر لکھی جا رہے (کیا حرج ہے (اور اکثر تعویذ کو لکھنے والے ان
چیزوں سے بھی لکھتے ہیں (چنانچہ کتب عملیات و تعویذات اس پر شاہد ہیں) اور ا
بگر خون و پیشاب آدمی و کتے و خنزیر کا مراد نہیں جیسا کہ معترضین نے سمجھ رکھا ہے
کیونکہ اس پر کسی مسلمان آدمی کا حوصلہ نہیں پڑ سکتا۔ ہاں اگر پڑ سکتا ہے تو فرقہ
وہابیہ کا۔ جیسا کہ اوپر گزرا ہے۔

دیگر حوالہ جات ان کی کتاب عرف شرح روضہ ندیہ ص۱۰ میں لکھا ہے
کہ بول سؤر و کتے و بندر و ریچھ و طفل شیرخوار وغیرہ کا پاک ہے۔ اور بے وضو قرآن
مجید کو ہاتھ لگانا درست ہے۔

چنانچہ عرف الجادی مولفہ ابن نواب صاحب اور مولوی محی الدین لاہوری کی
فروش کتاب بلاغ المبین میں لکھا ہے کہ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
لا ۔۔۔ببول ۔ یؤ کل لحمہ یعنی جن جانوروں کا گوشت کھایا جا

۔۔۔ کا پیشاب پینے سے کوئی حرج نہیں۔ حالانکہ ہمارے حنفی مذہب میں بکری
۔۔۔ کا پیشاب پینا بھی منع ہے۔ اور یہ کہنا ان کا حنفی مذہب میں ہے قرآن
۔۔۔ کی کوئی عزت نہیں۔ افسوس ہے وہابیوں پر کہ حنفی مذہب میں تو لکھا ہے کہ
۔۔۔ کتب و حدیث و فقہ کو بلا وضو ہاتھ نہیں لگانا چاہیے۔ اور قرآن مجید
۔۔۔ کتب حدیث و فقہ کے اوپر رکھنا چاہیے۔ اور بے ادبی کرنا یا بے ادب ہونا
۔۔۔ کا کام ہے جیسا کہ ہم نے ان کی کتابوں سے دکھایا۔

سوال:۔ حنفیہ کے نزدیک کتے و چیتے و بلی و دیگر درندوں کی خرید و فروخت جائز
۔۔۔ ہو یا غیر شکاری سب برابر ہیں (ہدایہ)

جواب:۔ اصول فقہ حنفیہ کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ جن جانوروں اور درندوں
۔۔۔ نا درست ہے ان کی بیع و شراء بھی درست ہے۔ اور کتے سے شکار
۔۔۔ کا پکڑا ہوا کھانا شارع علیہ السلام نے حلال فرمایا ہے۔ اور جو شخص
۔۔۔ کو قتل کر ڈالے تو اس پر شریعت نے تاوان مقرر فرمایا ہے۔ چنانچہ
۔۔۔ میں حدیث ابن عمرو بن عاص سے مروی ہے کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
۔۔۔ شکاری کے مارنے کے قاتل پر چالیس درہم کا حکم لگایا اور کھیت کے کتے پر ایک
۔۔۔ اور ترمذی میں ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ
۔۔۔ من ثمن الکلب الا کلب الصید ۔۔۔ اور کنز کے حاشیہ پر حدیث
۔۔۔ ہے کہ

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
۔۔۔ الکلب بأربعین درھما ولم یخصص نوعا من انواع الکلب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعنی آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا ایک کتے میں چالیس درہم کا اور انہیں خاص
با۔ ایک قسم کے کتوں سے اور نور اللغۃ ص۳ میں مولوی وحید الزمان نے مسند امام
اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث نقل کی ہے کہ رخصت دی تھی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے قیمت میں کتے شکاری کی اور یہ سند جید ہے۔ اور جن حدیثوں میں کتے کی قیمت
کی حرمت ظاہر ہوتی ہے۔ وہ سب کی سب منسوخ ہیں۔ چنانچہ شرح مسلم
ص۲۰ میں ہے کہ

امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الکلاب
ثم قال ما بالہم و بال الکلاب ثم رخص فی کلب الصید
و کلب الغنم۔

یعنی آپ نے پہلے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا۔ پھر رخصت فرما
دی شکاری کتے کی اور بکریوں کے گلہ کے کتے کی اور بلی کی بیع جمہور علماء
کے نزدیک درست ہے۔ اور جن حدیثوں سے اس کی نہی معلوم ہوتی ہے
وہ نہی تنزیہ پر محمول ہے چنانچہ شرح مسلم میں ہے۔

اما النھی عن ثمن السنور فھو محمول علی انہ
لا ینتفع او علی انہ نھی تنزیہ اور اس کے آگے لکھتے ہیں
وباعہ صح البیع وکان ثمنہ حلالا ھذا مذ
ھبنا ومذھب العلماء کافۃ۔

ان دلائل سے ثابت ہوا کہ کتے بلی وغیرہ درندوں کی بیع سوائے
سؤر کے جائز ہے۔ اور خود وہابیوں کے ہم مشرب مولوی وحید الزمان نے اپنی

کتاب غیر المقلد ان کے ص۱۲ میں لکھا ہے کہ
واختلفوا فی بیع الکلب والاصح جوازہ۔ اور علامہ
عینی نے شرح بخاری ص۳۴ میں لکھا ہے کہ کتے دیوانہ کی بیع جائز نہیں اور
جن کتوں سے نفع لیا جاتا ہے ان کی بیع و شراء درست ہے اور حدیثوں
میں ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اجرت حجام و مہر زانیہ و ثمن کلب
حرام فرمایا۔ حالانکہ آپ نے خود حجام سے پچھنے لگوائے اور اس کو اجرت دی
اگر حرام ہوتی تو اس کو کبھی اجرت نہ دیتے۔

سوال: حنفیہ کے نزدیک دبر میں وطی کرنے سے حد نہیں آتی (یعنی
[illegible]

الجواب: حد اصطلاح فقہ و حدیث میں یہ ہے کہ جرم کی سزا قرآن و
حدیث میں معین الفاظ سے مذکور ہو۔ اگر مقرر نہ ہو تو اسے تعزیر کہا جاتا
ہے۔ جہاں یہ کہا جائے کہ فلاں سزا کی حد نہیں تو اس کا یہی معنی ہوگا
کہ وہ [illegible]۔ چونکہ تعزیر کی سزا مقرر نہیں ہوتی اسی لئے اختلاف ہو جاتا
ہے جیسا کہ اس مسئلہ میں بھی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بہت بڑا
اختلاف ہے اور اہل علم پر پوشیدہ نہیں کہ بعض کے نزدیک اس فعل کے
مرتکب یعنی فاعل و مفعول کو قتل کر دینے کا حکم ظاہر ہوتا ہے اور بعض کے
نزدیک ان کو جلا دینا اور بعض کے نزدیک ان کو اونچے محل سے گرا کر فنا کر
دینا ظاہر ہوتا ہے۔ غرضیکہ اس فعل ملعونہ کے مرتکبین پر حد کسی روایت صحیح
سے ظاہر نہیں ہوتی اور اسی لئے اکثر علمائے احناف نے اس پر تعزیر کا حکم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لگا دیا ہے جو کہ حاکم وقت کی رائے پر ہوگا۔ اور علمائے احناف کی اس مسئلہ میں حدیث یہ ہے

وبہٰذا عنہا بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما لیس علی من اتی البہیمۃ حد اخرجہ ابوداؤد والترمذی والنسائی واحمد والحاکم وقال الترمذی ھذا اصح من الاول۔

ترجمہ: یعنی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ نہیں ہے اس پر حد جو وطی کرے جانور سے اور یہ اصح امر ہے اولی امر سے۔ اور امام صاحب نے اس عمل قوم لوط کی کو حکم وطی کا لگایا ہے۔ نہ زنا کا۔ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حکم زنا کا لگایا ہے۔ اور علاوہ اس کے مولوی وحید الزماں وہابیہ کا سرگروہ ہے اس نے بھی اس گناہ کبیرہ پر تعزیر کا حکم دیا ہے۔ ہاں اگر کوئی غیر مقلد اس بارہ میں بلا اختلاف کسی کتاب سے حد کا حکم دکھا دے تو بے دریغ مان لیں گے۔ لیکن اس حدیث کو بہ نظر کر لیں جو کہ امام بخاری نے وہابیہ کی سہولیت کے لئے درج کر دی جاتی ہے۔

حدثنی ایوب عن نافع عن ابن عمر فأتوا حرثکم انی شئتم قال یاتیہا فی بحذف الجرور وھو الظرف ای فی الدبر قسطلانی رواہ محمد ابن یحیی بن سعید عن ابیہ عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر۔ باب قولہ تعالیٰ نساؤکم حرث لکم بخاری مطبوعہ احمد ص ۶۴۹ ب

معترضین خیال فرمائیں کہ امام بخاری نے تو اس فعل یعنی دبر میں ...

... وضو و نص صریح سے جائز قرار دے رہا ہے۔ اب معترضین ... چلو بھر پانی میں پانی ڈال کر از روئے شرمندگی ڈوب مریں اور مذہب ... احناف جس میں کروڑہا اولیائے عظام پیدا ہوئے ہیں۔ ان پر کبھی ... اعتراض نہ کریں۔

سوال: حنفی مذہب کا مسئلہ ہے کہ مرد عورت سے اس قدر کی مسافت ... ان کے درمیان ایک برس کی مسافت کا رستہ ہو۔ اور اس کی عورت ... ۶ مہینے گزرتے ہوئے بچہ جنے تو یہ بچہ اس کے خاوند کا کہلائے گا کر ... اس نے اپنی کرامت سے ہمبستری کی ہو یا اس کے جنات تابع ہوں گے ... وہ سے وطی کرلی ہوگی۔ غایۃ الاوطار ص ۱۴۳

الجواب: وہابی اگر کرامت ولی اللہ و علم تسخیر دیگر روحانی علوم سے انکار ... تو اس کا علاج ہمارے ہاں نہیں۔ حالانکہ اس کا ثبوت قرآن مجید ... ہے۔ اور یہاں یہ مقصود ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص نکاح ... کر کے سفر بعید میں چلا گیا اور بعد ۶ ماہ گزرنے نکاح کے اس کی زوجہ ... کے ہاں زادہ بچہ اس مرد کا کہلائے گا کیونکہ عقد صحیح ہو چکا ہے اور بحکم ... اولاد ... جو اعتبار کرامت یا استخدام جنات یا کسی اور وجہ سے ہوئی ... ہے اور جو وہابیہ نے بطور ہنسی کے کہہ دیا ہے کہ مذہب ابو حنیفہ کرامت و ... ہے ... سے بھی سفر طے کر لیتے ہیں۔ اور اولاد پیدا کر سکتے ہیں ہاں ... ہے ... مذہب کے مقلدوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے ظاہری و باطنی ... کمالات ... و دیگر نعمات عطا فرمائے ہیں۔ جیسا کہ حضرت سیدنا شیخ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قصیدہ میں فرمایا ہے کہ اگر کوئی مرید میرا مشرق میں مجھے کسی حاجت کے لئے طلب کرے اور میں مغرب میں ہوں تو اس کی جگہ بھی اس کو مدد دوں گا۔ فقیر قادری اویسی نے آزمایا ہے تم بھی آزماؤ۔ غوث پاک نے خود فرمایا کہ

وَمُرِيْدِي إِذَا دَعَانِي بِشَرْقٍ   أَوْ بِغَرْبٍ أَوْ نَازِلٍ بِحُزُونٍ [illegible]
آتِيْهِ لَوْ كَانَ فَوْقَ هَوَاءٍ   أَنَا سَيْفُ الْقَضَاءِ بِكُلِّ حَدٍّ
أَنَا فِي الْمَحْشَرِ شَافِعٌ بِمُرِيْدِي   عِنْدَ رَبِّيْ مَا لَهُ يَرُدُّ بِكَلَامٍ

ترجمہ:۔ میرا مرید جب مجھے مشرق یا مغرب یا پہاڑوں میں پکارے تو میں اس کی مدد کروں گا اگرچہ وہ ہوا کے اوپر ہو۔ میں ہر دشمن کے لئے تیغ قدر کی تلوار ہوں اور قیامت میں میں اپنے مرید کی شفاعت کروں گا۔ میرے رب کے ہاں میری بات ٹھکرائی نہیں جائے گی۔ اور قرآن مجید بھی اس کا شاہد موجود ہے۔

وصرہ ذا أَيُّكُمْ يَأْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَنْ يَّأْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ
قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ أَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ وَإِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِيْنٌ۔ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ أَنَا آتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ أَنْ يَّرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ۔

یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ کوئی تم سے ایسا بھی ہے کہ قبل اس کے یہ لوگ مطیع ہو کر ہمارے حضور میں حاضر ہوں ملکہ کے تخت کو

[illegible] حاضر کرے۔ اس پر جنات کی قسم میں سے ایک دیو بولا [illegible] برخاست کرنے سے پہلے میں تخت کو حضور میں لاکر حاضر [illegible] میں اس امر کی طاقت رکھتا ہوں اور امانت دار بھی ہوں۔ اور [illegible] علم ساجن تھا بول اٹھا کہ آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے تخت لاکر [illegible] خدمت میں حاضر کرتا ہوں۔ تو جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے [illegible] اس وقت موجود پایا تو بول اٹھے کہ یہ بھی میرے پروردگار [illegible] اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معراج شریف جسمی عرش [illegible] اور حضرت امیرالمؤمنین کا ساریہ کے ساتھ کچھ ماہ کے فاصلہ پر [illegible] منورہ میں ہمکلام ہونا اور حوران جنت کا بول چال زمین [illegible] سننا اور ان پر طعن کرنا۔ ان تمام دلائل قاطعہ سے معلوم ہوا [illegible] کو اللہ تعالیٰ نے طاقت طے الارض وغیرہ کی عطا کر دی ہے اس [illegible] معراج کو تھا اب وہابیوں کو اسی کرامت پر محمول کرکے بچہ [illegible] حرام [illegible] عورت کو زنا کی تہمت سے بچایا جاتا ہے۔

[illegible] حنفیہ کے نزدیک مالک کو غلام سے سود لینا جائز ہے۔ اور ایسا [illegible] حنفیہ کے نزدیک کفاروں سے سود لینا جائز ہے (ہدایہ جلد ۲)
[illegible] سود درحقیقت وہ ہوتا ہے کہ دینے والے کا مال الگ ہو [illegible] الگ اور دینے والے کو ضرر پہنچے اور لینے والے کو فائدہ ہو [illegible] صورت میں جبکہ غلام مع اپنے مال کے ملک مولیٰ ہے تو اس صورت [illegible] دونوں کے مال الگ الگ نہ ہوئے اور نہ ہی دینے والے کو ضرر ہے اور

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہ ہی لینے والے کو فائدہ ہے۔ کیونکہ وہ اپنا مملوکہ چیز لے رہا ہے اور دینے والا اس کی چیز کو دے رہا ہے نہ اپنی چیز کہ اس کو ضرر ہے۔ ہاں اس میں شکل و صورت تو ربٰوا کی ہے نہ ربٰوا حقیقتاً ہاں جب کہ حقیقتاً ربٰوا نہیں تو پھر ربٰوا کس طرح ہوگا۔ کیونکہ مدار حلت و حرمت کا حقیقت پر ہوتا ہے نہ صورت پر۔ ہاں اگر غلام ماذون مدیون ہو تو اس صورت میں غلام الگ ہو جاتا ہے کیونکہ حق قرض خواہ اس کے ساتھ متعلق ہو جاتا ہے۔ اور مولیٰ کا حق اس سے قطع ہو جاتا ہے۔ تو اس صورت میں مالک اور غلام کے مابین ربٰوا بھی حرام ہے۔ کیونکہ یہ حقیقتاً ربٰوا ہے نہ صرف شکل ربٰوا کی۔ اور دارالحرب میں کفار سے سود لینا جائز ہے۔ کیونکہ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے:

لا ربوا بین المسلم والحربی فی دار الحرب۔ روایت کیا اس کو مکحول شامی نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے اور مکحول اصحابی پس حدیث مرسل ہوئی۔ اور مکحول ثقہ کی روایت مقبول ہے۔

سوال:۔ حنفیہ کے نزدیک کتے کو بغل میں دبا کر نماز پڑھنا درست ہے

(درمختار)

الجواب:۔ یہ مسئلہ بھی ایک قاعدہ پر مبنی ہے۔ جو کہ نہایۃ الاوطار میں لکھا ہے۔ کہ اگر کسی شکاری نے نماز میں ایسا فعل کیا تو اس کی نماز درست ہو گی یا نہیں۔ تو اس کا جواب صاحب درمختار نے یوں تحریر کیا ہے۔ "نہ فاسد ہوگی نماز اس کی یہ اس واسطے ہے کہ اس کا ظاہر ناپاک نہیں ہے۔ اور باطن کی نجاست نماز کی مانع نہیں۔ اور امام شمس البادی نے کہا ہے کہ کتے کا منہ

بند کر لینا چاہیے۔ تاکہ کتے کا لعاب مصلے کے بدن پر اور کپڑوں کو نہ لگے۔ یہ اس لیے ہے کہ ہر جانور کا پاک ہوتا ہے نجس نہیں ہوتا۔ اور اس کے باطن کی نجاست اس کے معدہ میں قائم ہے تو اس کا حکم ظاہر نہیں ہوتا۔ جیسے باطن مصلی کی نجاست" اس قاعدہ سے فرمائیے کہ اس میں کسی حدیث کی مخالفت پائی جاتی ہے۔ حالانکہ بخاری میں لکھا ہے کہ بحالت نماز مسجد بیت اللہ میں آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر ڈالے جاتے تھے اور کپڑوں پر خون وغلاظت وغیرہ لگ جاتی تھی۔ تو آپ نماز انہی کپڑوں سے پڑھتے رہتے۔ اور بخاری شریف جلد اوّل پارہ ۵ باب اذا شرب الکلب فی الاناء میں لکھا ہے کہ مسجد نبوی میں بیٹھ کے آمدورفت رکھتے تھے تو اصحاب نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے کسی جگہ پانی نہیں چھڑکتے تھے اور حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ" پس امام بخاری نے اس سے اجتہاد کیا ہے۔ کہ پیشاب کتے کا پاک ہے۔ چنانچہ علامہ عینی نے اس کی شرح میں لکھا ہے۔

احتج به البخاری علی طهارة بول الکلب یعنی حجت پکڑی بخاری نے اس حدیث سے اور پاک ہونے پیشاب کتے کے اور مترجم بخاری نصرالباری کے حاشیہ ص۲ پر لکھا ہے کہ خنزیر و کتے کا جوٹھا پاک ہے۔ اور اس کے متن میں لکھا ہے۔ کہ وضو بھی درست ہے۔

یک نشد دو شد:۔ غیر مقلدین بیٹھے تھے احناف کے کیڑے نکالنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیکن نکل آئے اپنے بد بودار کیڑے۔ احناف نے نہ صرف کتے کو بغل میں دبانے کی بات کی اور وہ بھی بحیثیت فتویٰ کہ اگر کسی بے وقوف نے ایسا کیا ہے تو اس کی نماز ضائع نہ ہوگی اور وہابیوں نے بہادری کرکے کتے کا پیشاب پاک اور مترجم بخاری نے دو قدم آگے بڑھ کر فرمایا کہ خنزیر و کتے کا پیا ہوا پانی پاک ہے اور ایسا پاک کہ اس سے وضو کرکے نماز پڑھنا بھی جائز۔

فقط

اختصار کے پیش نظر چند مسائل وعقائد اور ان کے معمولی سوالات وجوابات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اگر کسی نے وہابیوں غیر مقلدوں کے مذہب کو مکمل طور پر سمجھنا ہو تو فقیر کی کتاب رد وہابی شتر بے مہار کا مطالعہ کریں

ھذا آخر مارقمہ قلم الفقیر القادری
محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ۔ بہاولپور
(پاکستان)
۲۲ شعبان المعظم ۱۴۰۵ھ بروز جمعۃ المبارک
تمت ابالخیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari